

عدالت العظمیٰ آزاد جموں و کشمیر
(اختیار پیل)

روبرو : چوہدری محمد ابراہیم ضیاء، چیف جسٹس
غلام مصطفیٰ مغل، جج

دیوانی اپیل نمبر / ۲۴۹۱۵
(متداثرہ: ۱۵-۸-۱۰)

ملک واجد وسیم ولد محمد ملک عرفان، قانونی وارث مسماۃ اکبر جان زوجہ بوستان خان ساکنہ لوئر چھتر، تحصیل و ضلع مظفر آباد۔

(اپیلانٹ)

- بنام
- ۱- جعفر علی ولد شفقت علی ساکنہ لوئر چھتر، تحصیل و ضلع مظفر آباد۔
 - ۲- خواجہ عبدالوحید، تحصیلد محکمہ مال، مظفر آباد۔
 - ۳- محکمہ مال بذریعہ سینئر ممبر محکمہ مال، مظفر آباد۔
 - ۴- کلکٹر حصول اراضی، مظفر آباد۔
 - ۵- آزاد حکومت بذریعہ چیف سیکرٹری، نیوسیکرٹریٹ، مظفر آباد۔
 - ۶- چیئر مین الاٹمنٹ کمیٹی نسبت متاثرین، لوئر چھتر، ہاؤسنگ سکیم، بذریعہ چیئر مین ضلعی کلکٹر / ڈپٹی کمشنر، مظفر آباد۔
 - ۷- کمشنر مظفر آباد ڈویژن، مظفر آباد۔
 - ۸- محکمہ تعمیرات عامہ بذریعہ سیکرٹری، نیوسیکرٹریٹ، مظفر آباد۔
 - ۹- چیف انجینئر ہاؤسنگ و بلڈنگ، نیوسیکرٹریٹ چھتر، مظفر آباد۔
 - ۱۰- ایگزیکٹو انجینئر محکمہ تعمیرات عامہ، اولڈ سیکرٹریٹ، مظفر آباد۔
 - ۱۱- سب ڈویژنل آفیسر محکمہ تعمیرات عامہ، نیو ڈسٹرکٹ کمپلیکس مظفر آباد۔
 - ۱۲- کلکٹر ڈسٹرکٹ، نیو ڈسٹرکٹ کمپلیکس، مظفر آباد۔

(رہنما نڈٹان)

(اپیل بخلاف فیصلہ عدالت العالیہ مصدرہ ۲۰۱۵-۷-۲ بر عرضی رٹ نمبر / ۲۰۱۳۱۳۹۳)

منجانب اپیلانٹ: محمد یعقوب خان مغل، ایڈووکیٹ۔
منجانب رہنما نڈٹان نمبر ۱: سردار کرم داد خان، ایڈووکیٹ۔

منجانب سرکاری رسپانڈنٹان: چوہدری محمد اسماعیل، ایڈووکیٹ۔

تاریخ سماعت: ۲۰۱۷-۰۴-۱۳

فیصلہ:-

چوہدری محمد ابراہیم ضیاء، چیف جسٹس: اپیل عنوان بالا فیصلہ

عدالت عالیہ مصدرہ ۲ جولائی ۲۰۱۶ء کے خلاف دائر کی گئی ہے جس کی رُو سے عرضی رٹ دائر کردہ رسپانڈنٹ نمبر منظور کی گئی۔

۲۔ مختصراً حالات و واقعات مقدمہ اسطور ہیں کہ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے روبرو عدالت عالیہ عرضی رٹ دائر کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ اُس نے بحیثیت مالک کامل لوئر چھتر ہاؤسنگ سکیم میں پلاٹ نمبر ۱۰-سی پر مکان تعمیر کیا جو سال ۲۰۰۳ء سے اُسکے زیر استعمال ہے۔ مکان سے ملحقہ دو مرلہ رقبہ موجود ہے جو کسی سرکاری غرض کے لیے استعمال نہیں کیا جا رہا تھا کو اُس نے بطور داخلی راستہ استعمال میں لایا۔ رسپانڈنٹ نے متذکرہ دو مرلہ رقبہ کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں متعلقہ حکام کو مورخہ ۹ مارچ ۲۰۱۲ء کو درخواست پیش کی جس پر چیئرمین الاٹمنٹ کمیٹی نے تین لاکھ روپے معاوضہ تعین کرتے ہوئے داخل خزانہ سرکار کرنے کا حکم دیا تاہم رسپانڈنٹ کی استدعا پر بالآخر معاوضہ پچاس ہزار روپے مرلہ تعین کیا گیا۔ اس دوران ملک واجدوسیم (اپیلانٹ) نے سرکاری حکام سے ملی بھگت کے ساتھ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولی مظفر آباد کے روبرو درخواست پیش کی کہ رقبہ تنازعہ اُس کی دادی کے نام الاٹ ہوا تھا جبکہ اپیلانٹ روبرو عدالت ہذا متذکرہ اراضی خالی کرنے سے انکاری ہے لہذا اُس کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے سائل (رسپانڈنٹ) کی ملکیتی اراضی سے بے دخل کرنے کے احکامات صادر فرمائے جائیں۔ اپیلانٹ نے نشاندہی و قبضہ رقبہ کی نسبت تحصیلدار صاحب مال کے روبرو درخواست پیش کی جس پر رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے عذرات جمع کراتے ہوئے درخواست کے اخراج کی استدعا کی۔ رسپانڈنٹ نمبر ۱ کا

□

موقف ہے کہ معاملہ زیر نزاع کو خلاف قانون طوالت دی جا رہی ہے۔ اُس نے عدالت العالیہ سے استدعا کی کہ سرکاری رسپانڈنٹان کو حکم دیا جائے کہ وہ متذکرہ رقبہ کی الاٹمنٹ کی نسبت کاروائی مکمل کریں اور بعد حصول معاوضہ رسپانڈنٹ کے حق میں حکم الاٹمنٹ جاری کیا جائے۔ فاضل عدالت العالیہ نے حکم زیر اپیل کے ذریعہ عرضی رٹ منظور کرتے ہوئے اراضی متنازعہ کو رسپانڈنٹ کے حق میں بعد حصول پچاس ہزار روپے مرلہ بطور معاوضہ الاٹ کرنے کا حکم دیا جس فیصلہ کے خلاف اپیل ہذا دائر کی گئی ہے۔

۳۔ وکیل اپیلانٹ نے واقعات و حالات مقدمہ بیان کرتے ہوئے فیصلہ زیر اپیل کو خلاف قانون قرار دیا اور کہا کہ اپیلانٹ دیہہ کا مالک ہے جس کی اراضی ایوارڈ کی گئی۔ مابعد متاثرین کے لیے جو رہائشی پلاٹس مختص کیے گئے اراضی زیر نزاع اُن سے ملحق ہے۔ اپیلانٹ کے حق میں باقاعدہ الاٹمنٹ کا حکم بھی جاری ہوا۔ اس طرح اپیلانٹ کو نظر انداز کر کے عدالت العالیہ کا کسی دوسرے فریق کے حق میں الاٹمنٹ جاری کرنے کا حکم خلاف قانون ہے۔ لہذا فیصلہ زیر نزاع منسوخ کیا جائے۔ وکیل اپیلانٹ نے دوران سماعت اپیل صورت موقع کی نسبت حاصل کردہ رپورٹ سے واقعاتی طور پر اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ رپورٹ میں بیان کردہ صورتحال درست ہے۔

۴۔ سردار کرم داد خان، وکیل رسپانڈنٹ نمبر ۱، نے فیصلہ زیر نزاع کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ جائے متنازعہ رسپانڈنٹ کے ملکیتی مکان کے ملحق ہے جس کے ساتھ چاروں طرف کوئی اور خالی جگہ دستیاب نہ ہے جسے مکمل رہائشی پلاٹ کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔ نہ ہی اس کے ارد گرد اپیلانٹ کا کوئی رقبہ ہے جس کا وہ استحقاق رکھتا ہو۔ مسلمہ طور پر رقبہ ایوارڈ شدہ حکومت ہے جو کسی طور پر بھی سرکاری یا عوامی مفاد کے لیے قابل استعمال نہ ہے۔ حکم زیر اپیل درست طور پر صادر کیا گیا ہے۔ رسپانڈنٹ کے موقف کی تائید صورت موقع کی نسبت عدالت گرامی کی حاصل کردہ رپورٹ سے بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اپیل اپیلانٹ قابل اخراج ہے۔

۵۔ چوہدری محمد اسماعیل، وکیل سرکاری رسپانڈنٹان، نے موقف اختیار کیا کہ صورت موقع کی نسبت

رپورٹ واضح ہے۔ اس کی روشنی میں جو بھی عدالتی فیصلہ ہوگا اُس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ جائے تنازعہ رہائشی علاقہ میں ہے جس کی چاروں طرف رہائشی مکان ہیں۔ اس سے ملحق اپیلانٹ کا کوئی رقبہ یا پلاٹ نہ ہے۔

۶۔ ہم نے بحث وکلاء فریقین کی روشنی میں ریکارڈ و رپورٹ پیش کردہ ڈپٹی کمشنر ضلع مظفر آباد نسبت صورت موقع کا بغور جائزہ لیا ہے۔ مسلمہ طور پر رسپانڈنٹ نمبر ۱ کا مکان جائے تنازعہ سے ملحق ہے۔ جائے تنازعہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے جس کے چاروں طرف رہائشی مکان اور سڑک غیر ممکن ہے۔ اپیلانٹ کا کوئی پلاٹ یا رقبہ اس اراضی سے متصل نہ ہے۔ صورت موقع کے ملاحظہ سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ یہ چھوٹا سا ٹکڑا علیحدہ سے رہائشی مکان یا پلاٹ کے لیے قابل استعمال نہ ہے۔ ایسی صورت میں بالخصوص جبکہ تنازعہ رقبہ کی بحق اپیلانٹ الاٹمنٹ کا کوئی ثبوت موجود نہ ہے اسلئے ہم اپیلانٹ کے استدلال اور دعویٰ استحقاق میں کوئی وزن نہ پاتے ہیں کیونکہ جائے تنازعہ کے اردگرد اس کا رہائشی پلاٹ نہ ہے اور نہ ہی یہ جگہ علیحدہ سے بطور رہائشی پلاٹ قابل استعمال ہے۔

۷۔ بظاہر معاملہ انتظامی نوعیت کا ہے جو متعلقہ حکام یعنی چیئرمین الاٹمنٹ کمیٹی اور دیگر مجاز اتھارٹیز کو حقائق اور قانون کی روشنی میں طے کر لینا چاہیے تھا مگر محسوس ہوتا ہے کہ متعلقہ حکام نے اپنے فرائض تندہی سے انجام نہ دیے ہیں جس کی وجہ سے فریقین کو مقدمہ بازی کا سامنا کرنا پڑا۔ ہماری رائے میں اتھارٹیز اور حکام کو مفاد عامہ میں اپنے اختیارات پوری تندہی، فرض شناسی اور دیانت داری سے استعمال کرنے چاہئیں تاکہ مسائل جنم لینے کے بجائے حل ہوں اور لوگ غیر ضروری مقدمہ بازی اور اخراجات سے بچ سکیں۔ مسلمہ طور پر اراضی ایوارڈ شدہ حکومت کی ملکیت ہے اور جائے وقوع کے اعتبار سے بظاہر کسی سرکاری غرض کے لیے استعمال ہونا نہیں پائی جاتی تاہم یہ تعین کرنا متعلقہ حکام کے دائرہ کار میں آتا ہے کہ آیا جائے تنازعہ کسی سرکاری غرض یا مفاد عامہ کے لیے درکار ہے کہ نہیں۔ اگر ایسا نہ ہے تو حالات و واقعات کی روشنی میں رسپانڈنٹ نمبر ۱ جو کہ جائے تنازعہ سے ملحق مکان کا مالک ہے اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے حق

□
میں الاٹمنٹ کا معاملہ زیر غور لایا جائے۔

لہذا بوجوہات مندرجہ بالا اپیل ہذا اس طور کیسوی جاتی ہے کہ اگر جائے متنازعہ مفاد عامہ اور کسی سرکاری غرض کے لیے درکار نہ ہے تو متعلقہ سرکاری حکام معاملہ کا جائزہ لیتے ہوئے رسپانڈنٹ نمبر ۱ کے حق میں تحت قانون رائج الوقت معاضہ وصول کرتے ہوئے الاٹمنٹ عمل میں لائیں۔ اپیل ہذا بدوں حکم اخراجات کیسوی تصور ہو۔

جج

چیف جسٹس

مظفر آباد
۔۔ اپریل ۲۰۱۷ء